بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں وہ صدق دکھایا ہے کہ انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کی آواز آگئی

اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جانا شخص کا کام نہیں بلکہ یہ توکل تبتل اور رضا و تسلیم کا اعلیٰ مقام ہے

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے راضی ہونا موقوف ہے
بندے کے کمال صدق و وفاداری اور اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی اور طہارت اور کمال اطاعت پر
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ نے معرفت اور سلوک کے تمام مدارج طے کر لئے تھے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 ردسمبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے التوبہ کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی: وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ ترجمہ: اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے اولین اور وہ لوگ جنہوں نے حسن عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر ہے جو سبقت لے جانے والے ہیں جو روحانی مرتبہ میں سب سے اوپر ہیں اور اپنے ایمان کے معیاروں اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اعمال بجالانے والوں میں باقی سب کو پیچھے چھوڑنے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے ایمان لائے اور بعد میں آنے والوں کے لئے اپنی مثالیں بطور نمونہ چھوڑ گئے تا کہ دوسرے ان کے نمونوں کی تقلید کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں صحابہ کو بعد میں آنے والوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ بنایا ہے اور اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کے معیار اور ان اعمال سے راضی ہوا اور انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا۔ ہر حال میں وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں میں شامل رہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی ان نمونوں پر چلتے رہیں گے، ایمان اخلاص وفا اور اعمال صالحہ بجالاتے رہیں گے، خدا تعالیٰ کے انعامات کے حاصل کرنے والے بنتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی پیروی کو ہدایت پانے کا ذریعہ بنایا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمد (ﷺ) تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں بعض بعض سے روشن تر ہیں لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو۔ ہر ایک ان میں سے ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ صحابہ کے مقام و مرتبہ اور اللہ تعالیٰ کے ان سے راضی ہونے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے راضی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں وہ صدق دکھایا ہے کہ انہیں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی آواز آ گئی۔ یہ اعلیٰ درجہ کا مقام ہے جو صحابہ کو حاصل ہوا یعنی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ اس مقام کی خوبیاں اور کمالات الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جانا شخص کا کام نہیں بلکہ یہ توکل تبتل اور رضا و تسلیم کا اعلیٰ مقام ہے جہاں پہنچ کر انسان کو کسی قسم کا شکوہ شکایت اپنے مولیٰ سے نہیں رہتی اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے راضی ہونا موقوف ہے بندے کے کمال صدق و وفاداری اور اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی اور طہارت اور کمال اطاعت پر۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ نے معرفت اور سلوک کے تمام مدارج طے کر لئے تھے۔

پس صحابہ ہمارے لئے نمونہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک موقع پر اپنے صحابہ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے کام لینا انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا تو وہ دراصل میری محبت کی وجہ سے کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا وہ دراصل مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔ جو شخص ان کو دکھ دے گا اس نے مجھ کو دکھ دیا اور جس نے مجھے دکھ دیا اس نے اللہ تعالیٰ کو دکھ دیا اور جس نے اللہ کو دکھ دیا اور ناراض کیا تو ظاہر ہے کہ وہ اللہ کی گرفت میں ہے۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہنا۔ ان کے کسی اقدام پر تنقید نہ کرنا۔ خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خیرات کرو تو بھی تمہیں اتنا ثواب و اجر نہیں ملے گا جتنا انہیں ایک ود یا اس کے نصف کے برابر خرچ کرنے پر ملا تھا۔

پس یہ وہ لوگ ہیں جن کا مقام اور مرتبہ بہت بلند ہے اور ہمارے لئے نمونہ ہیں ان کے پیچھے ہم نے چلنا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو۔ کجا یہ کہ کسی کے خلاف کوئی بات کی جائے یا کسی کے بارے میں ذہن میں خیال آئے۔ کسی کے مرتبہ کو ہم اپنے بنائے ہوئے معیار کے مطابق پرکھنے کی کوشش کریں یہ غلط طریقہ ہے۔

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کے مقام و مرتبہ کا مزید ادراک دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انصافاً دیکھا جائے کہ ہمارے ہادی اکمل (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جانثاریاں کیں۔ جلاوطن ہوئے ظلم اٹھائے، طرح طرح کے مصائب برداشت کئے، جانیں دیں لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جاں نثار بنا دیا! وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی۔ اس لئے خواہ کسی نبی

کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تزکیہ نفس، اپنے پیروؤں کو دنیا سے متنفر کرا دینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خون بہا دینا اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں جو باہمی الفت اور محبت تھی اس کا نقشہ دو فقروں میں بیان فرمایا ہے۔قرآن کریم میں کہ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ یعنی جو تالیف ان میں ہے وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔آپ فرماتے ہیں کہ اب ایک اور جماعت مسیح موعود کی ہے جس نے اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرنا ہے۔صحابہ کی تو وہ پاک جماعت تھی جس کی تعریف میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔فرماتے ہیں کیا آپ لوگ ایسے ہیں۔جب خدا کہتا ہے کہ مسیح کے ساتھ وہ لوگ ہوں گے جو صحابہ کے دوش بدوش ہوں گے۔صحابہ تو وہ تھے جنہوں نے اپنا مال اپنا وطن راہ حق میں دے دیا اور سب کچھ چھوڑ دیا۔حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اکثر سنا ہوگا۔ایک دفعہ جب راہ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کل اثاثہ لے آئے۔جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے تو فرمایا کہ خدا اور رسول کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔آپ فرماتے ہیں کہ رئیس مکہ ہو اور کمبل پوش ہو۔یہ سمجھ لو کہ وہ لوگ تو خدا کی راہ میں شہید ہو گئے ان کے لئے تو یہی لکھا ہے کہ سیفوں یعنی تلواروں کے نیچے بہشت ہے لیکن ہمارے لئے تو اتنی سختی نہیں کیونکہ یضع الحرب ہمارے لئے آیا ہے یعنی مہدی کے وقت لڑائی نہیں ہوگی۔پھر صحابہ کے طریق زندگی کا نقشہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا تنعم پسند اور خوردونوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟ صرف آسانیاں چاہتے تھے اس لئے کفار پر غالب آ گئے فرمایا نہیں یہ بات تو نہیں۔پہلی کتابوں میں بھی ان کی نسبت آیا ہے کہ وہ قائم اللیل اور صائم النہار ہوں گے ان کی راتیں ذکر اور فکر میں گزرتی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا: صحابہ کے کیسے نمونے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے نتیجہ میں ان میں پیدا ہوئے اس کے بعض نمونے پیش کرتا ہوں۔

حضرت عمر کی عاجزی کا ایک واقعہ کا ذکر یوں ملتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ حضرت ابوبکر سے بہتر ہیں۔اس پر حضرت عمر رونے لگے اور فرمایا کہ خدا کی قسم حضرت ابوبکر کی ایک رات اور ایک دن ہی عمر اور اس کی اولاد کی پوری زندگی سے بہتر ہے۔فرمایا کیا میں تمہیں اس رات اور دن کا حال سناؤں۔پوچھنے والے یہ کہنے پر کہ ہاں جی فرمائیں آپ نے فرمایا کہ ان کی رات تو وہ تھی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کر کے رات کو جانا پڑا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا ساتھ دیا اور ان کا دن وہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور عرب نماز اور زکوۃ سے منکر ہو گئے اس وقت انہوں نے میرے مشورے کے برخلاف جہاد کا عزم کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس میں کامیاب کر کے ثابت فرمایا کہ وہ حق پر تھے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور جلیل القدر صحابی حضرت عثمان تھے جو خلیفہ ثالث بھی تھے۔حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے تھے۔جب مسجد نبوی کی توسیع کا معاملہ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اردگرد کے جتنے مکانات ہیں ان کو مسجد میں شامل کر لیا جائے۔ظاہر ہے وہ مکانات لوگوں سے خریدنے تھے، اس وقت حضرت عثمان نے یعنی فوری طور پر اپنے آپ کو پیش کیا کہ میں یہ خریدتا ہوں اور

پندرہ ہزار درہم دے کر وہ جگہ خرید لی۔ مسلمانوں کو پانی کی دقت کا سامنا ہوا، ایک یہودی کا کنواں تھا وہاں سے پانی لینے میں دقت تھی تو آپ نے یہودی سے منہ مانگی قیمت پر وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے پانی کا انتظام فرمایا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں امیر معاویہ نے کسی سے حضرت علی کے اوصاف بیان کرنے کے لئے کہا اس نے کہا کہ وہ بلند حوصلہ اور مضبوط قویٰ کے مالک تھے فیصلہ کن بات کہتے اور عدل سے فیصلہ کرتے۔ ان کی جانب سے علم کا چشمہ پھوٹتا اور حکمت ان کی ہر طرف سے ٹپکتی۔ دنیا اور اس کی رونقوں سے وحشت محسوس کرتے اور رات اور اس کی تنہائی سے انس رکھتے وہ بہت رونے والے لمبا غور کرنے والے تھے وہ ہم میں ہماری طرح رہتے تھے بڑی سادہ زندگی تھی۔ خدا کی قسم ہم ان کے ساتھ محبت وقرب کے تعلق کے باوجود ان کے رعب کی وجہ سے بات کرنے سے رکتے تھے۔ وہ دیندار لوگوں کی عزت کرتے اور مساکین کو اپنے پاس جگہ دیتے۔ طاقتور کو اس کے باطل مؤقف میں طمع کا موقع نہ دیتے۔ امیر معاویہ نے کہا تم سچ کہتے ہو اور رو پڑے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے زمانے کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے جیسے کہ ایک برتن کلی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورت نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے۔ گویا قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی کے سچے مصداق تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر انسان اسی طرح صاف ہو اور اپنے آپ کو کلی دار برتن کی طرح منور کرے تو خدا تعالیٰ کے انعامات کا کھانا اس میں ڈال دیا جاوے لیکن اب کس قدر ایسے ہیں جو ایسے ہیں اور قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی کے مصداق ہیں۔

پس ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اپنے برتنوں کو صاف کریں اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مانا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو اس زمانے میں مانا ہے تو پھر ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی بھی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں تبھی ہم حقیقی مسلمان بھی بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 15th - December - 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB